eISSN: 2707-6229 pISSN: 2707-6210





ڈاکٹر صدف عنبرین لیکچرار، شعبہ اردو، شہید بے نظیر بھٹووو من یونیور سٹی، پشاور۔ **ڈاکٹر بسمینہ سراج** ایسٹن میں فلسٹ شدہ است شدہ میں نظر بھٹون میں ان نشر سٹ

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ ار دو، شہید بے نظیر بھٹووومن یونیور سٹی، پشاور

زهتارؤف

پی ای و می ایر اشعبه اردو, شهید بے نظیر تھٹووومن یونیورسٹی، پشاور

Dr. Sadaf Ambreen

Lecturer, Department of Urdu, Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar.

Dr. Bismina Siraj

Assistant Professor, Department of Urdu, SBB Women University, Peshawar.

Ms. Nuzat Rauf

PhD Scholar, Department of Urdu, SBB Women University, Peshawar.



NAZAR ABID'S NAATIYA POETRY (IN THE CONTEXT OF BARG E NAAT)

DOI: https://doi.org/10.56276/tasdiq.v4i02.131

ABSTRACT

Naat is the versified poetry in honour of the Prophet of Islam, Muhammad (pbuh). From his famous companion Hassaan Bin Sabit till now every Muslim poet desires to write some verses in his honour. So Dr Nazar Abid tried this. He compiled Berg-e-Naat. Dr Nazr Abid has so far made Urdu ghazal a major source of his poetic expression, but now he is fortunate to be attracted to Urdu Naat as well. At the same time, it is a source of expression for various aspects of the Seerah. His collection of Natiya poetry. Berg-E-Naat was published in February 2022. This article presents a literal analysis of the dedicated poetry of Dr Nazar abid with particular reference to its thought and artistic aspect of Naat. In which he showed his love through words.

KEYWORDS

Dr Nazar Abid, Berge-Naat, Khyber Pakhtunkhwa, Naat, Seerah, Love, Muhammad (PBUH)

Received:17-Dec-22 Accepted:28-Dec-22 Online: 30-Dec-22

بیسویں صدی کے شعر اکی نعت نگاری کا ساجی معاشر تی اور سیاسی پس منظر سامنے رکھا جائے تو ایسامعلوم ہو تاہے کہ جب قومیں ذہنی طور قصر مذلت میں گر جاتی ہے ساجی زوال عروج کو پہنچ جاتا ہے پستی روز بروز بڑھتی جاتی ہے اور قدروں کی شکست وریخت انتہا پر پہنچ جاتی ہے تو فرداس ذات والا اعلی صفات کی طرف من جانب دل رجوع کر تاہے ہے جس کی عظمت و فضیلت اور برکت لامثال ہے۔ جس کی تعلیمات پر عمل فرد کو پستی سے روحانیت کی بلندی کی طرف لے جاتا ہے۔ آج ہم جس دور ابتلاسے گزرر ہے ہیں، یہ دور حالی، اقبال اور ظفر علی خان کا دور صرف سیاسی ابتری کا دور تھالیکن ہماراز مانہ اخلاقی ساجی معاشرتی اور ان سب سے بڑھ کر قومی زوال کا زمانہ ہے اس لیے اگر بعض نامور شعر انے نعت کی طرف توجہ مبذول کی ہے تو وہ ان شعر اء کی داخلی ضرورت کہلاتی ہے...

اردوکی دیگر شعری اصناف کی طرح حمد اور نعت میں بھی گئے بند سے مضامین اور خیالات کے بیان نے ایک جمود کی ہی کیفیت
پیدا کر دی ہے۔ امکانات باوجود بھی تازگی بھری شاعری مشکل ہی سے نظر آتی ہے۔ شعریات، لفظیات، تشبیبات، استعارات اور یہاں
تک کہ قافیہ ردیف بھی بار بار دہرائے جاتے ہیں۔ ایک شاعر کا کلام اگر دو سرے کے نام سے پڑھا جائے تو پیچاپنا مشکل ہو جاتا ہے
، ایسے میں بہت کم شاعر سامنے آتے ہیں جو جدت اور جدیدیت کے لوازمات کو محضن خانہ پری کے چکر میں نہیں اپناتے بلکہ تازہ کاری کے
لیے جگر سوزی کر کے نت نے الفاظ وجو دمیں لاتے ہیں، اور رنگ و بو کے اس کار خانے میں ایک نام ڈاکٹر نذر عابد کا بھی ہے جو بنیادی طور پر
اردو غزل کے شاعر ہیں اور تازہ لیچ کی غزل کہنے میں ایک منظر دمقام رکھتے ہیں لیکن جب نعت کہنے کاموقع آیا تو نعت کے محبوب پر غزل
کے خیالی محبوب کا پر تو بھی نہیں پڑنے دیا۔ اس لیے نذر عابد کی نعت گوئی ان کے قلمی سفر کا پڑاؤ نہیں بلکہ ان کے جنونِ شوق، عشق اور سر
متی کی منزل ہے۔ ان کے اظہار فن سے معلوم ہو تا ہے کہ وہ اس کے آگے ادب کی تمام حدول کو سر نگوں سیجھتے ہیں۔ نذر عابد کی نعت
میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا جذبہ اس پروانے کی طرح ہے جو اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے تو اپنے پیکر کو محبوب کے پیکر کی
جن میں لذت بھی ہے اور سرور بھی کیف بھی ہے اور انبساط بھی، بھی خاک بطحاس کی آئے تھوں کا اجالا بن جاتی ہے تو بھی حضور کی یاد ان
پر انوار کی بارش کرتی ہے۔

ہم مدینے کی گلیوں میں جب جائیں گے اشک اپنے تو تھنے نہیں پائیں گے (1)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقد س اور اوصاف کی بابت شاعر می پندرہ سوبر س سے ہورہی ہے لیکن آج بھی یوں لگتا ہے کہ بات انجی باقی ہے (حق تویہ ہے کہ حق ادانہ ہوا) انسان کی کیامجال کہ وہ اوصاف نبی بیان کر سکے لیکن نعت گو شعر اکا یہ پندیدہ موضوع ہے کہ وہ حضور کے شاکل و فضائل بیان کریں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات محبت، شفاعت، لطف اور رحمت کا باعث ہے نذر عابد نے ان صفات کا اظہار بڑی خوبی سے ان الفاظ میں کیا ہے.

ملجاوماوی پتیموں کے لیے بے نواؤں کی نواغارِ حرا (۲) صاحب خلق عظیم آپ کی ذات اقد س ہے رؤف اور رحیم آپ کی ذات اقد س (۳)

نذر عابد نے اپنی نعتوں کے ذریعے حضور کی خصوصیات کو قلم بند کیا۔ حضرت محمہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمت اللعالمین ہیں، سراپا نور وہدایت ہیں، صادق ہیں، این ہیں، ان کی ان صفات کے معارف صرف اپنے ہی نہیں بلکہ کفار بھی تھے جو آپ کے جانی دشمن تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام کی خاطر دکھ جھیلے، پھر کھائے، اپناخون بہایا، لوگوں نے ان سے تعلق توڑ لیے، اپنے پرائے ہوگئے، مگر انہوں نے اللہ کی وحدانیت پر ایمان نہیں چھوڑا۔ نذر عابد نے محض تاریخی واقعات کے بیان سے کاغذ کا پیٹ نہیں بھر ا، بلکہ دل کی گر انہوں سے اُن واقعات کو محسوس کیا ہے۔

دکھ جھیلے اور داغ بھی کھائے دین کی خاطر آقا نے

کیسے کیسے رخ اٹھائے دین کی خاطر آقا نے
طائف کے بازار کے اندر خون نبی کا بہتا تھا

کیسے کیسے نخم اٹھائے دین کی خاطر آقا نے
شہر کے لوگوں نے جب ان سے سارے تعلق توڑ لیے
گھاٹی میں کچھ سال بتائے دین کی خاطر آقانے (۴)

نعت گوئی اس لحاظ سے بے حد مشکل صنف ادب ہے کہ اس میں خیال، محبت اور مودت کہ جن نازک آبگینوں کو مرتب کرنا ہو تا ہے انھیں وہی شعر اء فنی گرفت میں لے سکتے ہیں جن کے دل نور ایمان سے منور ہو جن کی فطرت میں حباب آسا جھکاؤموجود ہو۔ شاعر کی فطرت حباب آسانہ ہو توا بینہ خیال بکھر جاتا ہے اور شعر نعت کے دائرہ ادب سے خارج ہو جاتا ہے چنانچہ بعض شعر اءنے تو "بعد از خدا بزرگ تو ئی قصہ مختصر "کہہ کر اپنی عجز بیانی کا اعتراف کر لیا اور چند ایک نے کہا "نعت کہنے کا خیال آئے تو چپ ہو جا ہے "نذر عابد کو بھی اس طرح کی مشکلات کا احساس تھاوہ لکھتے ہیں:

ارادہ نعت کے لکھنے کا ہے میرے مولا! مولا حضور شاہ عرب کچھ میر ابھر م رکھنا بیشہر نعت ہے اس میں ادب تولازم ہے نہیں ہے کھیل تماشا یہاں قدم رکھنا(۵) نذر عابد نے اس جوئے شیر کو لانے کے لیے اپنے دل حزیں کو تیشے کے طور پر استعال کیا جس سے ان کے ہاں وجد و کیف کی سر مستی بھی پیدا ہوتی ہے انہوں نے سوز اور در دسے عشق بیان کو کیا ہے۔ نذر عابد کی نعت عقیدت، خود سپر دگی اور جال سپاری کے غلاف میں لپٹی ہوئی ہے وہ محمد عربی کی غلامی پر فخر ہی نہیں کرتے بلکہ اسے نجات کا وسیلہ بھی قرار دیتے ہیں اسے اپنی دینی و دنیاوی نعمتوں کا سرچشمہ تصور کرتے ہیں۔

یہ تو سر کاڑئی ہے نگاہِ کرم ورنہ کس کو تھایاں حوصلہ نعت کا (۲) بے خبر تھا آگبی کاہر دریچہ مجھ پہواتم نے کیا میں اند ھرے میں کھڑا تھاروشنی سے آشاتم نے کیا(۷) کرم مجھ پر بھی اے فخر بشر گر دے حذف ہوں اک نظر کرکے گہر کر دے(۸)

نذر عابدگی نعت کا ایک اہم زاویہ حضور کی سیرت کے بیان کے طور پر سامنے آتا ہے۔ اس بیان میں نذر عابد نے غیاب و حضور اور جذب وسپر دگی کی ذاتی حدود سے نکل کر حضور اکر م کی شبنی عنایات کو زمانوں کے ابعاد پر رحمت کنال دیکھااور انہیں اس میں قر آن کا ہی پر تو نظر آیا۔

> مر وحِرب! میں کیا کہوں باب صفات میں قرآن بولتا ہے تیری بات بات میں (۹) آپ کی بات بھی، رب ہی کی بات ہے آپ کی گفتگو لڑی ہے وحی (۱۰)

سیرت النبی کی اہمیت کے پیش نظر نذر عابد نے اپنی ار دونعت میں ان تمام عادات اور اخلاق طیبہ کا ذکر کیا جو حضور اکر م صلی الله علیہ وسلم کی ذات ہر حوالے سے جامع اور کامل ہے اور دنیا کے تمام عصری مسائل اور مصائب پر ان کی حیات طیبہ کی وساطت سے قابو پایاجا سکتا ہے۔

" آپ کی سیرت کی ضرورت ہمیں اور ساری دنیا کو اس لیے ہے کہ اس میں انسانیت کا بہترین نمونہ موجود ہے جے سامنے رکھ کر تمام انسانوں کو انسانیت سیکھنا چاہیے اور خصوصیت سے ان لو گوں کو اس نمونے کی پیروی کرنی چاہیے جو اس پر ایمان رکھتے اور دنیا کا بہترین نمونہ یقین کرتے ہیں "(۱۱)

سیرت نبی پاک سے دشمنوں کومعاف کرنے کا،انسان دوستی کا،اخوت کا،بھائی چارے کا،جو درس ملتاہے وہ انسانی تاریخ میں کسی

اور جگہ نہیں ملتا پھر چاہے ابوسفیان کا واقعہ ہو جس کے گھر کو حضرت محمہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن امن کا گہوارہ قرار دیا یا پھر طائف کے لوگوں کے لئے نیکی کی دعاہو، یا اس بڑھیا کی مزاج پرسی کرنے کا واقعہ جو حضرت محمہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوڑا اور گند پھینکا کرتی تھی رواد اری اور وسعت طلبی کی جو مثالیں ہمیں حیات طیبہ میں نظر آتی ہیں وہ کہیں اور نظر نہیں آتی دلوں کو مسخر کرکے رگڑ کے ان کا زنگ اتارنالوگوں کو اللہ کی وحد انیت کا یقین دلانا حضور اکرم کی سیت طیبہ کی روشن مثالیں ہیں۔ صد اقت ایماند اری بر دباری جیسی صفات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ کا وہ نمونہ ہے جن کو اپنا کر ہم آج چو دہ سوسال بعد بھی اپنی زندگیوں کو روشن اور منور کر سکتے ہیں۔

آخری خطبے میں لوگوں کو ایک جامع پیغام ملا کتنے پیارے شبد سنائے دین کی خاطر آقانے (۱۲) وہ جس کو پڑھ کے مؤلف قلوب ہوتے ہیں اب اترے ہم پہ بھی صفہ کا وہ نصابِ کرم (۱۳) بہت ہی ملیٹی ہیں پیارے رسول کی باتیں سو آؤ کرتے ہیں اپنے رسول کی باتیں (۱۲)

نذر عابد کی نعت کا ایک اور زاویہ مدینہ منورہ کی مدحت و توصیف میں نمایاں ہواہے۔خاک مدینہ اور سر زمین ججاز نذر عابد کے چشم عقیدت کے لیے سرمہ بصیرت ہے۔ مدینہ اور روضہ رسول پر حاضری ان کے لئے کسی نعمت سے کم نہیں اس وار فت کی کا اظہار ان کے کئی اشعار سے ہو تاہے۔

گنبرِ خطرا کو آنکھوں میں بیائے ہم بھی راہ طیب کے جنوں خیز مسافر ہوتے (۱۵) مدینے سے شاہد پیام آ گیا ہے (۱۲) کہ لب پہ درود و سلام آ گیا ہے (۱۲) ہم مدینے کی گلیوں میں جب جائیں گے انگل اینے تو خصنے نہیں یائیں گے (۱۷)

نذر عابد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و حرفت ان کی رحمت وبرکت کا ذکر بڑے ادب اور احترام سے کرتے ہیں ہیں انھوں نے اپنی نعت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور واقعات سے اپنے نعت کے موضوعات میں وسعت پیدا کی ہے ان کی اعلی صفات مبارک، کر دار مبارک، سیرت مبارک، وغیرہ کا ذکر توسیفی انداز میں اپنی نعت میں جابجا کیا ہے۔ نذر عابد کے اس کمال نے ان کی نعت میں نیارنگ بھر دیاہے ان کی نعت نور کا سرچشمہ بن گئی ہے اور حضور سے عجز و نیاز مندی کے زاویے روشن ہوتے چلے جاتے ہیں حضور کے ذکر سے محفل کائنات معطر ہوتی چلی جاتی ہے۔

> دانت شہید ہوئے تھے لیکن اس سے بڑھ کر یہ دکھ تھا حزہ جیسے شیر گنوائے دین کی خاطر آقا نے(۱۸)

عارف حسين عارف لكھتے ہيں:

"ڈاکٹر نذر عابد کی نعت کا مطالعہ کرتے ہوئے ان کی عقیدت احترام اور احتیاط کا پیتہ چلتا ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقد س سے اپنی محبت کا اظہار خوبصورت الفاظ میں کرتے ہیں لفظوں کے استعمال میں شعریت اور پرکاری ان کی فنی پختگی کا ثبوت ہے ان کے ہاں اشعار میں وعا بھی ہے، حال دل بھی ہے، وار دات دنیا بھی ہے اور خواہش شفاعت عقبی بھی۔ غزلیہ ہیت کے ساتھ ساتھ برگ ِ نعت میں ایک نعتیہ مثنوی بھی شامل ہے جس کا اختصار ہیں اس کی خوبصور تی ہے آخر میں سلام کا انداز منفر دہے جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام کی محبت رہی بھی سے "(19)

"برگ نعت" میں نذر عابد کو حضور سے محبت ہی نہیں بلکہ جنون کی حد تک عشق نظر آتا ہے آپ کی نعت کے مضامین پاکیزہ ارفع اور ندرت خیالی پر مبنی ہیں نبی ہیں اور محبت میں ڈوب کر کہی گئی نعتیں سراسر آمد ہیں کہیں اور دکا کوئی رنگ نظر نہیں آتا۔ برگ نعت میں نذر عابد بڑی معصومانہ دعائیں طلب کرتے نظر آتے ہیں ، انہیں اوج قمر کی طلب نہیں وہ در خیر البشر کے طلب گار ہیں۔ نقش کف رسول پاک علیہ السلام کی راہزر کی طلب ہے۔ مدینہ شریف کے سفر کی دعا ہر وقت ایکے دل میں مجلت ہے. نذر عابد کی نعت میں میں دعاؤں اور مناجات کا پیسلمہ انہائی فطری ہے۔ وہ انہائی عاجزی وانکساری سے اپنے دل کی تڑپ اور عقیدت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کرتے نظر آتے ہیں۔ نذر عابد نے نعت کھنے سے پہلے عشق نبی کو اپنی ذات میں ڈھالا، حضور سے اس محبت میں جوش تو ہے لیکن انھوں نے ہوش کا دامن بھی نہیں چھوڑا۔ اور بہی وجہ رہی کہ ان کی نعت قاری کے دل میں بھی حضور کی محبت کا ولولہ جگاد بی ہے۔۔۔

حواله جات

- ا. ژاکٹر نذر عابد، برگ نعت، ادارہ حسن ادب، ۲۰۲۲، ص ۲۵
 - ۲. ایضاً، ص ۲۰
 - ٣. الضاً، ص ٥٤
 - ۴. ایضاً، ۱۳۵
 - ۵. ایضاً، ص۱۱/۱۲

- ۲. ایضاً، ۱۲
- ایضاً، ص۲۳
- ٨. الضاً، ص٢٧
- 9. ايضاً، ص٢٩
- ١٠. ايضاً، ص٢٢
- اختراع إذى، انسانيت كى مشكلات اورسيرت رسول، اداره ترجمان لا بهور لا بهور، ص٠٣٠
 - ۱۲. ڈاکٹرنذرعابد،برگ نعت، ۱۲
 - ۱۳. ایضاً، ص۵۰
 - ۱۴. ایضاً، ص۵۵
 - 10. الضاً، ص٥٩
 - ١٦. ايضاً، ص ٢٣
 - 12. ايضاً، ص ٢٥
 - ۱۸. ایضاً، ص۲۶
 - عارف حسین عارف، برگ نعت، مشموله بیک فلیپ